فروری ۲۰۱۳ء کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ابو جان کی وفات کے بعد الحق کے جنوری اور فروری کے شمارے میں نے کھولے جو کہ وہ بیماری کے باعث پڑھ نہ سکے تھے۔ میرے والد محترم کبھی کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑتے تھے۔ ہمیشہ مکمل اور واضح انفارمیشن آگے تک پہنچاتے تاکہ غلط فہمیاں جنم نہ لیں' اسی لئے یہ خط لکھ کر آپ کو موجودہ حالات سے آگاہ کر رہی ہوں' میرے والد مرحوم کو الحق رسالہ اعزازی نمبر ۶۸۲ سے موصول ہوتا تھا' اس سلسلے کو اگر آپ چاہیں تو اب بند کر سکتے ہیں۔ امید کرتی ہوں کہ آپ اپنے عظیم ادارے دارالعلوم حقانیہ میں میرے والد صاحب کی مغفرت کے لئے خصوصی دعا بھی کروائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے۔ امین ثم آمین

آخر میں میں واضح کرنا چاہتی ہوں کہ میں خط وکتابت میں اپنے والد صاحب کی طرح ماہر نہیں ہوں اس لئے اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو پیشگی معافی چاہتی ہوں۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۸ سے) افغانستان میں اتحادی افواج کی شکست اور ہلاکتیں !!!

کے پہلی شکست سے دو چار ہے۔ جبکہ امریکہ تیسرا سپر پاور ہے جو افغانیوں سے بدترین شکست کھا رہا ہے۔ قبل ازیں برطانوی اور روسی پہلے ہی افغان مجاہدین کے ہاتھوں دم دبا کر یہاں سے بھاگ چکے ہیں ہیں۔

امریکہ بھی 2014 میں اس خطے سے بھاگنے کو ہے۔ کچھ اسلام اور مسلمان دشمن امریکی اور کچھ غدار افغانی دو ہزار چودہ کے بعد بھی افغانستان میں چند ہزار امریکی وصلیبی فوجی رکھنے پر مصر ہیں۔ لیکن دونوں طرف کے یہ بیوقوف سوچتے نہیں کہ جو کارنامہ لاکھوں صلیبی سرانجام نہ دے سکے وہ چند ہزار امریکی کیا سر کر سکیں گے؟ امریکہ اور امریکیوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ بوریا بستر گول کر کے اس خطے سے فالفور نکل جائیں۔ جہاں تک چار لاکھ افغان نیشنل آرمی اور ڈیڑھ دو لاکھ افغان نیشنل پولیس کا سوال ہے۔ تو صلیبی مفادات کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی ان اداروں کی کھوکھلی عمارتیں اسی دن زمیں بوس ہوجائے گی جب امریکہ اس کے تعاون سے ہاتھ کھینچے گا۔ امریکہ طالبان کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست کے بعد ایک لمبے عرصے تک اپنے زخموں کو چاٹتا رہے گا اور بھولے سے بھی اس جانب نہیں دیکھے گا۔ لیکن آنے والے دنوں میں افغان مجاہدین کا کردار بھی نمایاں رہے گا۔ دیکھتے ہیں وہ اپنے ملک اور قوم کو خانہ جنگی کی آگ سے کیسے نجات دلاتے ہیں؟